سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 11 فروری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ خوراک

حکومتی سطح پر گندم خریدنے کی پالیسی پر تحفظات

*528: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 16 اپریل 2008 کو گندم کی پالیسی کا اعلان کیا ہے اس اعلان سے قبل کے خریداروں سے زبردستی گندم حکومت نے کم نرخوں پر خریدی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی دردست ہے کہ عمر فلور ملز رحیم یار خان نے 16 اپریل 2008 سے قبل گندم خرید کی اور اس کی باقاعدہ اطلاع محکمہ خوراک و دیگر حکومتی اداروں کو دی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خوراک نے عمر فلور ملز رحیم یار خان کا لائسنس کینسل کر دیا ہے اور پالیسی سے قبل کی خرید کی گئی گندم کو زبردستی کم نرخوں پر اٹھا کر لائسنس بحال کیا اس سے تاجروں اور مل مالکان کو ہراساں کرتے ہوئے کسانوں کو اپنی گندم کھلی منڈی میں فروخت سے خوف زدہ کر دیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا اقدامات سے عوام میں قحط کا خوف اور کسانوں کا معاشی استحصال، تاجروں و مل مالکان سے مخاصمت سے حکومت کو ناکام بنانے کیلئے بیوروکریسی کی سازش ہے اس کا سد باب اوران حالات کا ذمہ دار ٹھہرانے کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ مستقبل میں ایسے حالات پیدا نہ ہوں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2008 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) 16 اپریل 2008 کو گندم کی خریداری پالیسی دی گئی اور مورخہ 19-04-2008 کو ضلع رحیم یار خان میں گندم کی خریداری کا آغاز ہوا۔ اس سے قبل کسی سے گندم کی خریداری حکومت کے مقرر کردہ نرخ سے کم پر نہ کی گئی ہے۔

(ب) مل مذکورہ کی رپورٹ مورخہ 16 اپریل 2008 کے مطابق مل پر 28458 بوری ذخیرہ شدہ تھی جو کہ مل کی 72 گھنٹے کی Grinding Capacity سے زائد تھی۔

(ج) عمر فلور ملز اپنی 72 گھنٹے کی Grinding Capacity کے مطابق 4800 بوری سٹور کرنے کی مجاز تھی جبکہ مورخہ 24-04-2008 کو مل میں 27790 بوری ذخیرہ شدہ تھی۔ اس طرح 22990 بوری گندم Grinding Capacity سے زائد ذخیرہ شدہ تھی لہذا حکومتی احکام کی خلاف

ورزی پر مل کا فوڈ گرین لائسنس کینسل کیا گیا بعد ازاں مل انتظامیہ نے اپنی رضامندی سے تحریر دی کہ جتنی بوری گندم 72 گھنٹے کی استعداد پسائی سے زائد مل میں سٹور ہے وہ محکمہ خوراک کو حکومت کے مقررہ نرخ پر دینے کو تیار ہے، جس پر مل کا فوڈ گرین لائسنس بحال کر دیا گیا اور مذکورہ گندم مل سے سرکاری نرخ پر خرید کر لی گئی۔ چونکہ یہ عمل باہمی رضامندی سے ہوا تھا لہذا اس سے تاجروں یا مل مالکان کو ہراساں کرنے کا کوئی مقصد نہ تھا اور نہ ہی کسانوں کو اپنی گندم کھلی منڈی میں فروخت کرنے سے روکنا تھا۔

(د) درست نہ ہے۔ گندم خریداری رضاکارانہ طور پر محکمہ کے مقرر کردہ نرخ پر کی گئی اور خلاف قانون کوئی ایسی کارروائی نہ کی گئی جس سے کسانوں کا معاشی استحصال ہو یا کسی قسم کا خوف وہراس پیدا ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 9 اگست 2008)

گندم پالیسی و کسانوں کو دی جانے والی سہولیات و دیگر تفصیلات

529: چودھری جاوید احمد ایڈووکیٹ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حکومت کی گندم پالیسی کیا ہے، ٹارگٹ کیسے مقرر کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کسانوں کو کھاد، پانی، بجلی و بیج کے ساتھ تیل و زرعی ادویات وغیرہ اپنے مقررہ نرخوں پر مہیا کرتی ہے اور کسانوں سے فصلات خصوصاً گندم بھی مقررہ نرخوں پر خریدتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کا مقررہ نرخ گندم اوپن مارکیٹ سے کہیں کم تھا اور حکومت زبردستی کسانوں سے، تاجروں سے کم نرخ پر گندم خریدتی رہی ہے کیا یہ کسانوں کا معاشی استحصال نہیں ہے؟

(د) گندم خریداری کے ٹارگٹ کو کہاں تک حاصل کیا گیا ہے اس میں ناکامی کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) محکمہ خوراک کون کون سی فصلات و اجناس کی خریداری کرتا ہے اور دیگر اجناس کی خریداری اور فراہمی کیلئے حکومتی پالیسی کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2008 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حکومت ہر سال کسانوں / کاشتکاروں سے مقررہ امدادی قیمت خرید پر انکی ذاتی ضرورت سے زائد گندم خرید کرتا ہے تاکہ انکو اسکا معقول معاوضہ وقت پر مل جائے ہدف خریداری ہر ضلع کا کاشت کردہ رقبہ اور اوسط پیداوار فی ایکڑ اور پہلے سالوں میں خرید شدہ گندم کو مدنظر رکھ کر مقرر کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ محکمہ خوراک سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے حکومت نے گندم کا خریداری نرخ گزشتہ سال کے مقررہ نرخ سے کہیں زائد مقرر کیا تھا جو کہ انتہائی مناسب تھا۔ اور اس مقررہ نرخ (625 روپے فی 40 کلو گرام مع 7 روپے فی بوری

ڈلیوری چارجز اور 25 روپے فی بوری باربرداری چارجز پر کسانوں نے اپنی فالتو گندم، بخوشی محکمہ کو فروخت کی ہے۔ کسانوں / کاشتکاروں سے حکومت پنجاب نے زبردستی ہرگز خرید نہ کی ہے۔

(د) گندم کا ٹارگٹ خرید 30 لاکھ ٹن تھا جبکہ محکمہ نے 25 لاکھ 57 ہزار میٹرک ٹن (85.23%) گندم خرید کی ہے۔ امسال صوبہ پنجاب میں گزشتہ سال کی نسبت کم رقبہ پر گندم کاشت کی گئی تھی اور اوسط پیداوار فی ایکڑ بھی کم رہی۔

(ہ) محکمہ خوراک صرف گندم کی خریداری کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2008)

صوبہ پنجاب میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*855: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں ہیں اور ہر ایک میں کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ہے؟

(ب) یکم جنوری 2006 سے مارچ 2008 تک کتنی گندم ضائع یا چوری ہوئی، اس بارے میں کتنے ملازمین کے خلاف خورد برد کرنے کے الزام میں مقدمات درج ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار گندم کی چوری اور اہلکاران کے خلاف کارروائی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 21 جون 2008 تاریخ ترسیل 24 جولائی 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ خوراک پنجاب کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کے لئے 1768 ہاؤس ٹائپ، 21 سائلوز، 4437 بنز اور 216 بی شیلز اس طرح کل 6442 گودام ہیں جن کی معیاری قابل استعمال گنجائش ذخیرہ کاری 21.760 لاکھ میٹرک ٹن ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2006 سے مارچ 2008 تک راولپنڈی، گوجرانوالہ، فیصل آباد، لاہور اور بہاولپور کے ڈویژنوں میں کوئی گندم ضائع یا خورد برد نہ ہوئی ہے لہذا ان ڈویژنوں میں کسی بھی ملازم کے خلاف خورد برد کرنے کے الزام میں نہ تو کوئی مقدمہ درج ہوا ہے اور نہ ہی کسی ملازم کے خلاف اس سلسلہ میں کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ملتان سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنوں میں مذکورہ بالا عرصہ کے دوران ضائع یا خورد برد گندم اور عملہ کے خلاف مقدمات / کارروائی کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ضلع سرگودھا

(سال2006)

1-عارضی سنٹر چک جودھ: سنٹر ہذا پر236.000 میٹرک ٹن گندم ناکارہ/کمی ہوئی، جس میں سے100.800 میٹرک ٹن کمی اور135.200 میٹرک ٹن گندم ناکارہ ہوئی-اس کے علاوہ1078 بوری باردانہ اے کلاس بھی ضائع ہوا-جس پر اہلکار کے خلاف محکمانہ کارروائی ہوئی اور اتھارٹی نے ناکارہ گندم کی ذمہ داری سے اہلکار کو بری الذمہ قرار دے کر کمی گندم وزنی100.800 میٹرک ٹن اور باردانہ کی ریکوری مبلغ-_1272169 روپے متعلقہ اہلکار(جاوید اختر FGI) پر عائد کر دی، نقصان کی ریکوری کے لئے DFC سرگودھا کو ہدایات کر دی گئی ہیں-

2-عارضی سنٹر ساہیوال: سنٹر ہذا پر125.460 میٹرک ٹن کی کمی اور197.840 ٹن گندم ناکارہ ہوئی، متعلقہ اہلکاران میسرز محمد افضل، ہیڈ اینالسٹ + غلام مرتضیٰ، FGI کے خلاف محکمانہ کارروائی ہوئی اور اتھارٹی نے5.460 میٹرک ٹن کمی گندم کی ریکوری مبلغ-/15,16,310 روپے عائد کر کے ناکارہ گندم وزنی177.840 میٹرک ٹن سے بری الذمہ قرار دے دیا-نقصان کی ریکوری کے لئے DFC کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں-

3-عارضی مرکز کوٹ مومن: سنٹر ہذا پر42.680 میٹرک ٹن گندم کی کمی اور302.220م ٹن گندم ناکارہ ہوئی-متعلقہ اہلکار مسٹر شوکت علی خان FGI کے خلاف محکمانہ کارروائی ہوئی اور اتھارٹی نے 42.680 میٹرک ٹن گندم کی ریکوری مبلغ-/515830 روپے عائد کر کے ناکارہ گندم وزنی 302.220 میٹرک ٹن سے بری الذمہ قرار دے دیا-نقصان کی ریکوری کے لئے DFC سرگودھا کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں-

(سال2007) عارضی فلیگ سنٹر بھابڑہ: اس مرکز پر اہلکار مسٹر محمد اختر بیگ FGS تعینات تھا جس نے سنٹر پر10000 میٹرک ٹن گندم خرید کر کے ذخیرہ کی جو کہ مورخہ 11-10-2007 کو وفات پا گیا- ذخیرہ شدہ سٹاک گندم کی نکاسی کے لئے ٹیم تشکیل دی گئی، نکاسی گندم مکمل ہونے پر 427.188 میٹرک ٹن گندم کی کمی واقع ہوئی-اہلکاران بشمول چودھری منیر DFC سرگودھا، عبدالحمید AFC، محمد اسلم اور محمد وکیل FGI پر بروئے FIR نمبری11 مورخہ 20-06-2007 انٹی کرپشن سرگودھا میں مقدمہ درج ہوا-جس پر ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا-جو کہ بعد ازاں ضمانت پر رہا ہوئے-مزید برآں محکمانہ کارروائی کے لئے نظامت خوراک، لاہور کو برائے مراسلہ نمبری364 مورخہ 29-1-2008 تحریر کیا گیا ہے جب کہ محکمانہ کارروائی میں مزید دو اہلکاران امیر عمر حیات اور محمد ابراہیم فوڈ انسپکٹرز بھی شامل ہیں-نظامت خوراک نے محکمہ انٹی کرپشن کے فیصلے کی روشنی

میں ڈپٹی ڈائریکٹر سرگودھا کو عبدالحمید (AFC)، محمد وکیل (FGI)، محمد اسلم (FGI) اور امیر عمر حیات (FGI) کے خلاف PEEDA ACT, 2006 کے تحت کارروائی کی ہدایت کی ہے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن: دوران سال 2006 اس ڈویژن میں کوئی سرکاری گندم ضائع یا چوری نہ ہوئی تھی، تاہم دوران سال 2007 درج ذیل مراکز پر سرکاری گندم خورد برد ہوئی۔

نمبر شمار	نام مرکز مع ضلع	مقدار گندم (میٹرک ٹن)	سکیم
1	ڈیرہ غازی خان سنٹر	1071.500	2005-2006
2	ڈیرہ غازی خان سنٹر	1551.000	2006-2007
3	کوٹ چھٹہ (ڈیرہ غازی خان)	293.748	2006-2007
4	مظفر گڑھ سنٹر-II	220.200	2006-2007
5	شاہ جمال (مظفر گڑھ)	722.700	2006-2007
6	محمد پور (راجن پور)	350.000	2006-2007

ڈیرہ غازی خان اور کوٹ چھٹہ مراکز: سکیم 06-2005 اور سکیم 07-2006 کے کیس مسمیان ملک فدا حسین (AFC)، افتخار (FGI) اور انجم بابر (FGI) کا کیس محکمہ انٹی کرپشن کے پاس زیر تفتیش ہے اور PEEDA ACT,2006 کے تحت کارروائی بھی عملہ کے خلاف جاری ہے۔

مظفر گڑھ اور شاہ جمال مراکز: متعلقہ اہلکاران مسمیان محمد آصف (FGI) اور جام حق نواز کی محکمانہ کارروائی کرنے کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر ملتان کو مجاز اتھارٹی مقرر کرنے کے لئے سیکرٹریٹ کو نظامت خوراک نے درخواست کی ہے۔

محمد پور (راجن پور) متعلقہ اہلکاران مسمیان عبدالحمید گورچانی (FGI) اور امجد علی (FGI) کے خلاف محکمانہ کارروائی کے لئے 19.06.08 کی تاریخ مقرر کی گئی لیکن وہ انکوائری آفیسر کے سامنے پیش نہ ہوئے۔ ان کا کیس محکمہ انٹی کرپشن کے پاس زیر التوأ ہے۔

ملتان ڈویژن: اس ڈویژن میں یکم جنوری 2006 تا مارچ 2008 تک درج ذیل مقدار میں سرکاری گندم ضائع یا چوری ہوئی۔

ضلع ملتان

1-مرکز خرید گندم لطف پور: اہلکار مسٹر ناصر علی شاہ، فوڈ گرین انسپکٹر مرکز خرید لطف پور ضلع ملتان سال 06-2005 میں تعینات تھا۔اس اہلکار نے 159.592 میٹرک ٹن گندم خورد برد کی۔اہلکار کے خلاف انٹی کرپشن ملتان میں مقدمہ نمبر 2006/17 مورخہ 04-08-2006 کو درج کرایا۔بذریعہ چٹھی نمبری ایف ای پی ایف ایف جی آئی/1115 مورخہ 13-07-2006 کو محکمانہ تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

2-مرکز خرید مخدوم رشید: اہلکاران عبدالجبار اور فرخ تنویر فوڈ گرین سپروائزر مرکز خرید مخدوم رشید ضلع ملتان سال 2006-2005 تعینات تھے۔ان اہلکاران نے 186.571 میٹرک ٹن گندم و باردانہ اور پولی تھین شیٹ خورد برد کی۔ان اہلکاران کے خلاف انٹی کرپشن ملتان میں مقدمہ نمبری 2007/12 مورخہ 06-09-07 کو درج کرایا۔بذریعہ چٹھی نمبری پی آر ایس/16 مورخہ 24-01-2007 کو محکمانہ تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ضلع ساہیوال:

3-مراکز خرید اکانوالہ: اہلکار رانا امتیار علی: فوڈ انسپکٹر مرکز خرید اکانوالہ ضلع ساہیوال سال 2006-2005 تعینات تھا۔اس اہلکار نے 2484 بھری ہوئی گندم کی بوریاں خورد برد کیں۔اہلکار کے خلاف انٹی کرپشن ساہیوال میں مقدمہ نمبری 2006/32 مورخہ 30-10-2006 کو درج کرایا۔بذریعہ چٹھی نمبری ایف ای پی ایف ایف جی آئی/2030 مورخہ 02-12-2006 کو محکمانہ تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2008)

پنجاب حکومت کی طرف سے صوبہ سرحد، بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرنے کا معاملہ ودیگر تفصیلات

*857: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت، صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے مذکورہ دونوں صوبوں کو سال 2006 اور 2007 میں کس مقدار اور کتنی قیمت پر گندم فراہم کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب سے گندم افغانستان اور دیگر ممالک کو برآمد کرنے کے لئے فراہم کی جارہی ہے، اگر ہاں تو سال 2006 اور 2007 میں کتنی گندم صوبہ پنجاب سے بیرون ممالک کو فراہم کی گئی، گندم کی مقدار اور قیمت مع برآمد کرنے والے ممالک کی تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 21 جون 2008　　　تاریخ ترسیل 24 جولائی 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جی ہاں حکومت پنجاب صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کو سرکاری سطح پر گندم فراہم کرتی ہے۔

(ب) صرف سال 2006 میں صوبہ سرحد اور بلوچستان کو سرکاری طور پر گندم فراہم کی گئی، جبکہ سال 2007 میں ان صوبوں کو کوئی گندم فراہم نہ کی گئی، تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	صوبہ	مقدار گندم میٹرک ٹن	قیمت فی ٹن (روپے)	کل قیمت (روپے)
2006	سرحد	120000	12010	1441200000
	بلوچستان	86776.332	12010	1042183747.32
2007	سرحد	0	0	0
	بلوچستان	0	0	0
	میزان	206776.332		2483383747.32

(ج) سال 2006 میں گندم افغانستان یا کسی بھی دیگر ملک کو برآمد نہیں کی گئی البتہ 2007 میں مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق پنجاب سے برائے Export دو فرموں کو گندم جاری کی گئی۔

سال	فرم	جاری کردہ مقدار گندم (میٹرک ٹن)	کل وصول کردہ قیمت (روپے)
2007	نیشنل فلور اینڈ جنرل ملز شیخوپورہ	99,333.20	1,16,50,70,984
	میسرز گلوبل کراچی	25,000	28,80,00.000
	میزان	1,24,333.200	1,45,30,70,984

(تاریخ وصولی جواب 17 اکتوبر 2008)

ضلع خوشاب میں کماد کی پیداوار و دیگر تفصیلات

*1679: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس سال ضلع خوشاب میں کتنا کماد ہوا، اس میں سے جوہر آباد شوگر مل نے کتنا کماد خریدا اس کا ریٹ کیا لگایا گیا؟

(ب) کیا غریب کسانوں کو بیج مل والوں نے خود دیا، کماد پر کتنے پرسنٹ کاٹ کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مل والوں نے اپنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں جو کسانوں کو موقع پر کم قیمت ادا کر کے نقد پے منٹ کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت ناجائز کاٹ کی رقم غریب کسانوں کو مل مالکان سے واپس لے کر دینے اور جو ایجنٹوں کی وجہ سے ابھی تک پے منٹ نہیں ہوئی، کیا رقم بھی جلد ادا کرنے پر مل مالکان کو پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) جوہر آباد شوگر ملز کے نام کی کوئی شوگر مل پنجاب میں نہ ہے۔ جوہر آباد ضلع خوشاب میں صرف ایک شوگر مل واقع ہے جس کا نام کوہ نور شوگر ملز ہے۔ ضلع خوشاب میں سال 08-2007 میں کل 21000 ایکڑ رقبہ پر گنے کی فصل کاشت کی گئی جس سے 1566000 من گنے کی پیداوار حاصل ہوئی۔ اس میں سے 14976828 من گنا کوہ نور شوگر ملز ضلع خوشاب نے خرید کیا۔ اس گنے کی کم از کم مقرر کردہ قیمت خرید جو کہ 60 روپے فی من تھی کے حساب سے کل قیمت مبلغ -/898609680 روپے بنتی ہے۔

(ب) کسانوں کو بیج فراہم کرنا یا کٹوتی لگانا کین کمشنر سے متعلق نہ ہے۔ ایسا صرف کسانوں اور ملز انتظامیہ کی باہمی افہام و تفہیم سے ہوتا ہے جس کا کین کمشنر پنجاب سے تعلق نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ہر سال مڈل مین کے رول کو ختم کرنے کے لیے سخت اقدامات کرتی ہے اور شکایت موصول ہونے پر متعلقہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی بھی کرتی ہے۔ سال 08-2007 میں ضلع خوشاب کے متعلق ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) سال 08-2007 کے دوران کوہ نور شوگر ملز نے کل نواسی کروڑ چھیاسی لاکھ نو ہزار چھ سو سنتالیس روپے کا گنا خریدا جس میں سے نواسی کروڑ انچاس لاکھ بائیس ہزار دو سو چھہتر روپے کسانوں کو ادا کر دیئے گئے ہیں اور صرف چھتیس لاکھ ستاسی ہزار تین سو اکہتر روپے شوگر ملز کے ذمہ واجب الادا ہیں کماد کی قیمت بروقت ادائیگی نہ کرنے پر ایڈیشنل کین کمشنر (ڈی۔ سی۔ او) کی ہدایت پر مذکورہ ملز کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی (منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔) سال 08-2007 کے دوران عدم ادائیگی کی شکایت موصول ہونے پر پورے پنجاب میں سخت ایکشن لیا گیا اور ادائیگی کو یقینی بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یکم اپریل 2008 کو واجب الادا رقم چھ ارب پچاس کروڑ تینتیس لاکھ انہتر ہزار سات سو اٹھائیس روپے تھی جو کم ہو کر اب صرف گیارہ کروڑ پچیس لاکھ تہتر ہزار چوبیس روپے رہ گئی ہے جس کے لیے حکومت مل مالکان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

لاہور شہر میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1793: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور شہر میں کتنی فلور ملز ہیں ان کے مالکان کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان فلور ملز کو ماہانہ کتنی گندم حکومت فراہم کرتی ہے، تفصیل مل وائز بیان کریں؟

(ج) حکومت اور فلور ملز کتنا آٹا روزانہ لاہور شہر کے بازار میں فراہم کرتی ہیں؟

(د) موجودہ آٹے کے بحران پر قابو پانے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 31 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع لاہور میں 41 فلور ملز واقع ہیں ان میں سے 38 فلور ملز فنکشنل ہیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان فلور ملز کو جتنی گندم حکومت ماہانہ فراہم کرتی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں حکومت کے تعاون سے تقریباً 105000 تھیلا آٹا 20 کلو روزانہ فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع لاہور میں آٹے کا کوئی بحران نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2009)

گندم اور زرعی اجناس ذخیرہ کرنے کی گنجائش و دیگر تفصیلات

*1847: میاں شفیع محمد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حکومت پنجاب کے پاس گندم اور دیگر زرعی اجناس وغیرہ ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے،

تفصیل ضلع وار دی جائے؟

(ب) کیا صوبائی ضروریات کے مطابق ذخیرہ کرنے کی گنجائش مکمل ہے، یا مزید گودام بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو مزید کتنے اور کون کون سے منصوبے کہاں کہاں شروع کئے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف)حکومت پنجاب کے پاس اس وقت قابل استعمال گوداموں میں 2171515 میٹرک ٹن ذخیرہ کاری کی گنجائش موجود ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب)حکومت پنجاب کے پاس ذخیرہ کاری کے لئے موجود اور مزید گوداموں کی ضرورت کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	قابل استعمال گودام موجود	2.17 ملین ٹن
2	شہری آبادی بشمول دیہی آبادی راولپنڈی اسلام آباد	36 ملین نفوس
3	ضرورت گندم گودام بحساب 124 کلو گرام فی فرد فی سال	4.464 ملین ٹن
4	ضرورت گودام برائے 8 ماہ	2.976 ملین ٹن
5	مزید ضرورت گودام (1-4)	0.806 ملین ٹن

حکومت ذخیرہ کاری کی کمی پورا کرنے کے لئے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ابتدائی طور پر ایک تفصیلی جائزہ (Detailed Study) کروائی جارہی ہے۔جو ہمارے موسم وغیرہ کے مطابق بہترین ذخیرہ کرنے کے لئے گودام یا Silos یا کوئی اور مناسب طریقہ تجویز کرے گی اور اس کا ڈیزائن اور ڈرائنگ وغیرہ بھی مہیا کرے گی۔اس کے لئے اس سال ADP میں 2.0 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔اس کے نتائج آنے کے بعد ذخیرہ کرنے کے لئے گودام یا Silos تعمیر کئے جائیں گے تاکہ 0.806 ملین ٹن کی ذخیرہ کرنے کی کمی کو پورا کیا جاسکے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 جنوری 2009)</u>

<u>ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر انتظام بھرتی سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*1851: محترمہ ماجدہ زیدی:</u> کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر انتظام یکم جنوری 2005 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے،ان کے نام،عہدہ،گریڈ، تعلیمی قابلیت،ڈومی سائل،پتہ جات،ولدیت اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ب)اگر یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے افسران کے نام،عہدہ،گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج)اگر اس بھرتی کے لئے کوئی ریکروٹمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی تو اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ،گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(د) کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا،ان کے نام،عہدہ،گریڈ، تعلیمی قابلیت،ولدیت،ڈومی سائل اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 23 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے زیر انتظام یکم جنوری 2005 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بھرتی گورنمنٹ پالیسی کے مطابق میرٹ پر کی گئی ہے میرٹ بنانے کا طریقہ کار پالیسی میں دی گئی ہدایت کے مطابق اختیار کیا گیا جو کہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مجاز اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ ریکروٹمنٹ کمیٹیوں کی زیر نگرانی میرٹ لسٹیں مرتب کی گئیں کمیٹیوں کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی کے لئے جو ریکروٹمنٹ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ان کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کوئی بھی فرد بغیر میرٹ بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2009)

قبائلی علاقہ ضلع ڈیرہ غازی خان کی عوام پر آٹا اور گندم خریدنے کی پابندی

*2220: سردار فتح محمد خاں بزدار: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قبائلی علاقہ ضلع ڈیرہ غازی خان صوبہ پنجاب میں واقع ہے مگر اس علاقہ کے عوام کو آٹا اور گندم خریدنے اور گھر لے جانے پر پابندی لگائی گئی ہے، وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمگلنگ روکنے کیلئے قبائلی عوام کے نزدیکی منڈیوں سے آٹا اور غلہ خریدنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے، قبائلی علاقہ کی حدود کے اندر سمگلنگ نہیں ہو سکتی ہے، یہ انتہائی ظالمانہ اقدام ہے ان کو بھوکا مارنے کیلئے ایسا کیا جا رہا ہے کیونکہ بلوچستان کی حدود منڈیوں سے 80 کلو میٹر دور ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2008)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست ہے کہ قبائلی علاقہ ضلع ڈیرہ غازی خان صوبہ پنجاب میں واقع ہے تاہم اس علاقہ کے عوام پر آٹا اور گندم خریدنے اور گھر لے جانے پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ قبائلی علاقہ کے عوام کو آٹا اور گندم خریدنے کے لئے نزدیکی منڈیوں تک رسائی حاصل ہے۔ سخی سرور چیک پوسٹ فلٹر چیک پوسٹ کے طور پر کام کرتی ہے تاکہ آٹے اور اس کی مصنوعات کی ترسیل کو مانیٹرنگ کیا جائے۔ قبائلی علاقہ جات میں دو یونین کونسل ایسی ہیں جن میں آٹے کی ترسیل بوا ٹا بین الصوبائی چیک پوسٹ سے گزر کر جانا پڑتا ہے ان ہر دو یونین کونسل کے صارفین کے لئے ہفتہ وار 650 تھیلے 20 کلو گرام کے بذریعہ پرمٹ سپلائی کئے جاتے ہیں تاکہ ان یونین کونسل کے صارفین کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر اس علاقہ میں کسی قسم کی کمی آٹا کی شکایت وصول ہو گی تو ترسیل میں حسب ضرورت اضافہ کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2009)

*2304: رائے محمد شاہ جہاں خاں: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا فوڈ افسران کی ایک ہی مقام پر تعیناتی کی کوئی مدت مخصوص ہے؟

(ب) ضلعی ہیڈ کوارٹر فیصل آباد میں افسران بالا کی مدت تعیناتی کیا ہے؟

(ج) کیا مذکور بالا افسران کی تعیناتی محکمہ ہذا کی پالیسی کے مطابق ہے؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) فوڈ افسران کی ایک ہی مقام پر تعیناتی کی کوئی خاص مدت محکمہ نے علیحٰدہ سے مرتب نہ کی ہے البتہ ٹرانسفر پالیسی کے تحت ہی کی جاتی ہے۔ حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبری ایس او (سی۔او۔او۔آر۔ڈی) 79/13-1 بتاریخ 16 مارچ 1980 میں درج ٹرانسفر پالیسی کے تحت عام طور پر کسی افسر کو 3 سال سے زیادہ ایک ہی جگہ پر تعینات نہیں کیا جا سکتا البتہ اسی پالیسی کے تحت افسر اپنی ریٹائرمنٹ میں دو سال کے اندر اپنی مرضی کے مقام پر تعیناتی حاصل کر سکتا ہے۔

(ب) ضلعی ہیڈ کوارٹر فیصل آباد یعنی ضلعی مختار خوراک فیصل آباد (District Food Controller) کی پوسٹ پر رانا خدا داد خان مورخہ 16 اپریل 2008 یعنی گزشتہ 9 ماہ سے تعینات ہے البتہ رانا سعید احمد خان ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ فیصل آباد ڈویژن مورخہ 16-12-1996 یعنی گزشتہ بارہ سال سے تعینات ہے جو کہ مورخہ 31-03-2009 کو ریٹائر ہو رہے ہیں۔

(ج) مذکور بالا آفیسر یعنی رانا سعید احمد خان ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کو مورخہ 16-12-1996 کو ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ فیصل آباد ڈویژن تعینات کیا گیا تھا۔ اس افسر کے معاملہ میں پچھلے ادوار میں ٹرانسفر پالیسی کا

خیال نہیں رکھا گیا۔تاہم یہ افسر 31-03-2009 کو ریٹائر ہو رہا ہے اور چونکہ حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبری ایس او (سی۔او۔آر۔ڈی) 79/13-1 بتاریخ 16 مارچ 1980 کے تحت ریٹائر ہونیوالے افسر کو آخری دو سال میں ٹرانسفر نہیں کیا جا سکتا۔اس لئے اس کو 31-03-2007 سے فیصل آباد سے ٹرانسفر نہیں کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2009)

ضلع حافظ آباد۔گندم ذخیرہ کرنے کے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2469: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع حافظ آباد میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں، ہر ایک گودام میں کتنی گندم ذخیرہ کی جا سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں میں مذکورہ گوداموں سے گندم خورد برد کی گئی اگر ہاں تو کتنے ملازمین کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع حافظ آباد میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے پاس 12 عدد گودام اور 28 عدد بنز موجود ہیں جن میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش حسب ذیل ہے:۔

نام مرکز	تعداد گودام	گنجائش معیاری ذخیرہ کاری
حافظ آباد	5عدد	500 میٹرک ٹن فی گودام
حافظ آباد سنٹرل گودام	2عدد	250 میٹرک ٹن فی گودام
حافظ آباد	ایک عدد	1000 میٹرک ٹن فی گودام
حافظ آباد	28عدد بنز	24 بنوں کی معیاری ذخیرہ گنجائش 35 میٹرک ٹن فی بن ہے جب کہ 4 بنوں کی معیاری گندم ذخیرہ کاری گنجائش 40 میٹرک ٹن گندم فی بن ہے۔
کالیکی	ایک عدد	1000 میٹرک ٹن فی گودام
سکھیکی	3عدد	1000 میٹرک ٹن فی گودام

(ب) گزشتہ تین سالوں میں ضلع حافظ آباد میں گندم خورد برد نہ ہوئی ہے۔لہذا کسی کے خلاف کوئی مقدمہ قائم نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 مئی 2009)

حافظ آباد میں گندم ذخیرہ کرنے کے حکومتی اقدامات

*2603: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع حافظ آباد میں گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں اور یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں، خاص طور پر پنڈی بھٹیاں میں حکومت گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 21 فروری 2009)

جواب

وزیر خوراک

ضلع حافظ آباد میں 12 عدد گودام اور 28 عدد بنز ہیں- یہ گودام حافظ آباد کالیکی اور سکھیکی میں واقع ہیں-

ضلع حافظ آباد میں خریداری گندم پاسکو کرتا ہے- حافظ آباد شہر کی آبادی کو آٹے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے گودام ضرورت کے مطابق موجود ہیں- لہذا ضلع حافظ آباد میں گوداموں کی مزید ضرورت نہ ہے جب کہ کالیکی اور سکھیکی کے گودام بھی بوقت ضرورت استعمال ہو سکتے ہیں- لہذا حکومت پنجاب کا پنڈی بھٹیاں میں مزید گودام بنانے کا ارادہ نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب 20 مئی 2009)

ضلع خوشاب میں کل کتنی فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2844: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں کل کتنی فلور ملز ہیں؟

(ب) کیا ضلع خوشاب کی فلور ملز کو گندم اسی ضلع سے فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) اگر اس ضلع کی فلور ملز کو گندم دیگر اضلاع سے فراہم کی جاتی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا ضلع خوشاب میں ڈی ایف سی کی اسامی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع خوشاب میں کل دو فلور ملیں ہیں-

(ب) جی ہاں-

(ج) عموماً ضلع کی فلور ملوں کو ضلع خوشاب سے ہی گندم فراہم کی جاتی ہے تاہم اگر ضلع میں گندم کی کمی ہو تو ضلع سرگودھا سے نزدیک ترین سنٹر سے گندم فراہم کی جاتی ہے۔

(د) ضلع خوشاب میں DFC کی اسامی نہ ہے۔ ضلع میں صرف دو فلور ملیں ہیں۔علاوہ ازیں ضلع کا زیادہ تر رقبہ بارانی ہونے کی بنا پر گندم کی خریداری بھی بہت ہی کم ہوتی ہے جس بنا پر انتظامی امور DFC سرگودھا سرانجام دیتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 جولائی 2009)

بار دانہ برائے خریداری گندم کی تقسیم کا طریقہ کار

*2876: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر ضلع کو باردانہ برائے خریداری گندم تحصیل کوٹہ پر دیا جاتا ہے اگر نہیں تو کس بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر تحصیل کی بنیاد پر باردانہ برائے خریداری گندم دیا جاتا ہے تو تحصیل روجھان کا کتنا کوٹہ ہے؟

(ج) باردانہ برائے خریداری گندم کی تقسیم کا طریقہ کار کیا ہے تفصیلاً بیان کی جائے؟

(د) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل روجھان کو باردانہ کا پورا پورا کوٹہ دینے کو تیار ہے نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2009 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ہر ضلع میں باردانہ کا کوٹہ محکمہ زراعت کے اعداد و شمار بابت زیر کاشت رقبہ پیداوار اور گزشتہ سال کی خرید گندم کو مدنظر رکھ کر مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر ضلع میں خریداری مراکز قائم کئے جاتے ہیں۔ ہر خریداری مرکز کا ہدف گردونواح کا ایریا اور اس کی پیداوار کے تخمینے اور گزشتہ سال کی خرید گندم کو مدنظر رکھ کر مقرر کیا جاتا ہے اسی ہدف کے مطابق باردانہ جاری کیا جاتا ہے۔

(ب) تحصیل کی بنیاد پر باردانہ برائے خریداری گندم جاری نہیں کیا جاتا بلکہ ہر خریداری مرکز کے ہدف کو مدنظر رکھ کر باردانہ فراہم کیا جاتا ہے۔ جہاں تک تحصیل روجھاں کا تعلق ہے اس تحصیل میں دو خریداری مراکز گزشتہ کئی سالوں سے قائم کئے جاتے ہیں۔ امسال ان مراکز کا خریداری ہدف 23000.000 اور 12000.000 ٹن مقرر تھا جو اب بڑھا کر حسب ذیل مختص کیا گیا ہے۔

1- مٹواہ ہدف 26000 ٹن

2- عمر کوٹ ہدف 16000 ٹن

(ج) محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی ترجیحی پالیسی ہے کہ چھوٹے کاشتکاران وزمینداران اپنی گندم بآسانی قائم کردہ خریداری مراکز پر فروخت کر سکیں۔

طریقہ کار برائے تقسیم باردانہ حسب ذیل ہے:۔
1۔پہلے ہر مرکز خرید پر 100 بوری خالی بعوض شخصی ضمانت جاری کی جاتی رہی ہے اور 100 بوری سے زائد جاری کرنے کے لئے زرضمانت بصورت کال ڈیپازٹ (قابل واپسی) لی جاتی تھی لیکن دوران خریداری کسانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ 200 بوری تک کال ڈیپازٹ کی ضرورت نہ ہے اور کسانوں کو شخصی ضمانت پر 200 بوری تک باردانہ جاری کیا جا سکتا ہے۔
2۔اگر کسی کاشتکار یا زمیندار کی گندم 200 بوری سے زائد ہو تو اس کے لئے 500 بوری تک بعوض کال ڈیپازٹ متعلقہ DFC باردانہ کے اجرائ کے متعلق انچارج خریداری مرکز کو حکم جاری کرتا ہے۔
(د) تحصیل روجھان میں امسال 35000 ٹن کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جو اب بڑھا کر 42000 ٹن مقرر کر دیا گیا ہے۔ متذکرہ بالا خریداری مراکز پر 364300 بوری باردانہ مہیا کر دیا گیا ہے۔علاوہ ازیں زمینداران اپنے باردانہ میں بھی گندم لا سکتے ہیں تاکہ زمیندار اپنی پیدا کردہ فصل بروقت فروخت کر سکیں۔ ایسی صورت حال میں جیوٹ بوری اور پولی پراپلین کے تھیلوں کی قیمت بالترتیب 50 روپے اور 15 روپے محکمہ خوراک زمینداران کو گندم کی قیمت کے ساتھ ادا کرے گا۔اس طرح اس سہولت کے تحت علاقہ کے زمینداران 50582 بوری میں اپنی گندم بھر کر محکمہ خوراک کو فروخت کر چکے ہیں جس کی قیمت گندم کے ساتھ ادا کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2009)

ضلع فیصل آباد میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3196:جناب محمد اجمل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنی فلور ملز ہیں؟

(ب) ان ملز کے نام اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ج) ان ملز کو ماہانہ کتنی گندم فراہم کی جاتی ہے؟

(د) ہر مل سے حکومت کو سالانہ کتنی رقم کس کس سلسلہ میں ملتی ہے؟

(تاریخ وصولی 7 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 21 مئی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں اس وقت 38 رجسٹرڈ فلور ملز کام کر رہی ہیں۔

(ب) فیصل آباد ضلع میں کام کرنے والی فلور ملز اور ان کے مالکان کی تفصیل "Annexure "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فلور ملز کو گورنمنٹ ذخائر گندم سے حکومتی پالیسی کے مطابق گندم جاری کی جاتی ہے دوران سکیم 2008-09 میں فلور ملز کو جو گندم جاری کی گئی اس کی ماہانہ وار تفصیل "Annexure "B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فلور ملز حکومت کے مقرر کردہ ریٹ کے مطابق گندم اور باردانہ کی قیمت سرکاری خزانہ میں جمع کرواتیں ہیں جو کہ مقررہ (Head of Accounts) میں جمع ہوتی ہے۔ مزید برآں ہر فلور ملز سالانہ فوڈ گرین لائسنس کی تجدید فیس بھی جمع کرواتیں ہیں فوڈ گرین لائسنس کی تجدید فیس حکومت نے سالانہ 500 روپے فی لائسنس مقرر کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 جولائی 2009)

ضلع فیصل آباد میں گندم کے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3197: جناب محمد اجمل: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں گندم کے گودام کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی مقدار میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے؟

(ج) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم سٹور ہے؟

(د) مزید کس کس جگہ حکومت گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 7 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 21 مئی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف)	(ب)	(ج)	(د)
ضلع فیصل آباد میں 16 عدد سنٹر ہائے ذخیرہ گندم ہیں جن کی تفصیل نیچے	فیصل آباد میں موجودہ گوداموں کی سنٹر وار ذخیرہ گنجائش کی تفصیل	فیصل آباد میں مورخہ 6-07-09 کی ذخیرہ پوزیشن حسب ذیل	ضلع فیصل آباد میں حکومت کی طرف سے مزید گودام

درج کی گئی ہے:-	نیچے درج کی گئی ہے-	ہے:-	بنانے کا کوئی منصوبہ تاحال زیر غور نہ ہے-
1-سیٹ نمبر 1 فیکٹری ایریا فیصل آباد	3000.000	5380	
2-سیٹ نمبر 2 فیکٹری ایریا فیصل آباد	4000.000	8237	
3-سیٹ نمبر 3 نزد ارشد مارکیٹ راجباہ روڈ فیصل آباد	12000.000	16456	
4-سیٹ نمبر 4 بالمقابل امریکن ہسپتال راجباہ روڈ	1000.00	1741	
5-سیٹ نمبر 5 نزد ناولٹی پل فیصل آباد	5500.00	6921	
6-سیٹ نمبر 6 ارشد مارکیٹ راجباہ روڈ فیصل آباد	52500.000	34227	
7-سرشمیر روڈ نزد ریلوے سٹیشن سرشمیر روڈ	2000.000	3166	
8-دارلاحسان نزد ریلوے سٹیشن دارلاحسان	2000.000	3429	
9-جڑانوالہ نزد ریلوے سٹیشن جڑانوالہ	12000.000	19130	
10-بچیانہ نزد ریلوے سٹیشن بچیانہ	4000.000	6425	
11-روڈالہ روڈ نزد	2000.000	2681	

ریلوے سٹیشن روڈالہ روڈ			
12-جھوک دتہ نزد ریلوے سٹیشن جھوک دتہ	4000.000	6091	
13-سمندری نزدغلہ منڈی سمندری	5000.000	8729	
14-تاندلیاں والانزدبس سٹینڈغلہ منڈی تاندلیاں والا	5500.000	10732	
15-کنجوانی نزدریلوے سٹیشن کنجوانی	5000.000	7397	
16-ماموں کانجن نزد ریلوے سٹیشن ماموں کانجن	65000.000	60435	
میزان	184500.000	201177	

(تاریخ وصولی جواب30جولائی2009)

ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے گوداموں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3477:چودھری ظہیر الدین خاں: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں کس کس جگہ واقع ہیں اوران میں سٹور کرنے کی کتنی کتنی گنجائش ہے ؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس گندم سٹور کرنے کیلئے گوداموں کی کمی ہے اور کھلے آسمان تلے پڑی گندم ہر وقت خراب ہونے کاخدشہ رہتاہے ؟

(ج) اگر جزو بالاکا جواب اثبات میں ہے تو کیاحکومت ضلع فیصل آباد میں نئے گودام تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں 117 گودام اور 16 سائیلوز ہیں جن کی معیاری ذخیرہ کاری گندم گنجائش 184500 میٹرک ٹن ہے۔ان گوداموں کی جگہ اور مقدار ذخیرہ کاری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں گندم کے گوداموں کی تعداد ذخیرہ کاری گنجائش

نام سنٹر	تعداد گودام	معیاری ذخیرہ کاری گنجائش
1-سیٹ نمبر 1 فیکٹری ایریا فیصل آباد	05	3000.000
2-سیٹ نمبر 2 فیکٹری ایریا فیصل آباد	08	4000.000
3-سیٹ نمبر 3 نزد ارشد مارکیٹ راجباہ روڈ فیصل آباد	14	12000.000
4-سیٹ نمبر 4 بالمقابل امریکن ہسپتال راجباہ روڈ	01	1000.00
5-سیٹ نمبر 5 نزد ناولٹی پل فیصل آباد	05	5500.00
6-سیٹ نمبر 6 ارشد مارکیٹ راجباہ روڈ فیصل آباد	01+15(Silos)=16	52500.000
7-سر شمیر روڈ نزد ریلوے سٹیشن سر شمیر روڈ	02	2000.000
8-دارلاحسان نزد ریلوے سٹیشن دارلاحسان	04	2000.000
9-جڑانوالہ نزد ریلوے سٹیشن جڑانوالہ	17	12000.000
10-بچیانہ نزد ریلوے سٹیشن بچیانہ	08	4000.000
11-روڈالہ روڈ نزد ریلوے سٹیشن روڈالہ روڈ	02	2000.000
12-جھوک دتہ نزد ریلوے سٹیشن	08	4000.000

جھوک دتہ		
13-سمندری نزد غلہ منڈی سمندری	05	5000.000
14-تاندلیاں والا نزد بس سٹینڈ غلہ منڈی تاندلیاں والا	10	5500.000
15-کنجوانی نزد ریلوے سٹیشن فیصل آباد	10	5000.000
16-ماموں کانجن نزد ریلوے سٹیشن ماموں کانجن	17	65000.00
میزان	133	184500,000

(ب) فیصل آباد میں کئی سالوں سے گندم کی خریداری یعنی 2001-2000تا10-2009تک 45038 میٹرک ٹن سے 228594 میٹرک ٹن کی گئی-اس خرید گندم کے مقابلے میں184500 میٹرک ٹن کے گودام موجود ہیں-جن کی ذخیرہ کاری گنجائش میں 4/1اضافہ ہو سکتا ہے-لہذا فیصل آباد میں گندم کھلے آسمان تلے رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا-

(ج) فیصل آباد میں سالانہ گندم کا اجرا گزشتہ کئی سالوں سے 59297تا217150 میٹرک ٹن رہالہذا دستیاب گودام ضرورت کے مطابق ہیں-فی الحال فیصل آباد میں مزید گودام تعمیر کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے-

(تاریخ وصولی جواب15اکتوبر2009)

سال2008-09میں گندم خریدنے کے ہدف کی تفصیلات

*3529: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے09-2008کے لئے87لاکھ ٹن کے قریب گندم خریدنے کا ہدف مقرر کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب میں گندم950روپے کے حساب سے کاشتکاروں سے خریدی گئی؟

(تاریخ وصولی22 مئی2009 تاریخ ترسیل21جون2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ خوراک نے 2008 میں 87 لاکھ ٹن گندم کا ہدف مقرر کیا۔ درحقیقت حکومت پنجاب نے 09-2008 میں 30 لاکھ میٹرک ٹن گندم کا ہدف مقرر کیا۔ اس مقرر کردہ ہدف کے مقابلہ میں حکومت نے 09-2008 میں 2557401 میٹرک ٹن گندم خرید کی۔

(ب) 09-2008 میں گندم کی امدادی قیمت -/625 روپے فی 40 کلوگرام وفاقی حکومت نے مقرر کی۔ حکومت نے 10-2009 میں گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔ امسال دوران سکیم 10-2009 میں 5781424 میٹرک ٹن گندم کاشتکاروں سے خرید کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2009)

پسرور سرور شوگر ملز کے شوگر سیس کی تفصیلات

*3568: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پسرور شوگر ملز پسرور (موجودہ جی بی شوگر ملز) کے ذمہ کتنا شوگر سیس کس کس سال کا بقایا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شوگر سیس کی وصولی جلد از جلد کروانے اور اس رقم کو عوامی فلاح کے منصوبوں پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) بمطابق رپورٹ ارسال کردہ ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ورکس اینڈ سروسز) / سیکرٹری ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی سیالکوٹ، پسرور شوگر ملز پسرور (موجودہ جی بی شوگر ملز پسرور) کے ریکارڈ اور ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈز) کے ریکارڈ کے مطابق اب تک یعنی اگست 2009 تک پچھلے کسی بھی سال کا شوگر سیس فنڈ شوگر ملز پسرور کے ذمہ بقایا نہ ہے۔

(ب) چونکہ پسرور شوگر ملز کے ذمہ کوئی سیس فنڈ بقایا نہ ہے۔ بدیں وجہ سوال ہذا کے جواب کی ضرورت نہ ہے نیز ملز عرصہ دراز سے بند ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2009)

پسرور شوگر ملز کی انتظامیہ کی جانب سے کسانوں کو ادائیگیاں نہ کرنے کی تفصیلات

*3569: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 1998 سے آج تک پسرور شوگر ملز پسرور (موجودہ جی بی شوگر ملز) نے کتنا گنا خرید کیا؟

(ب) اس وقت اس شوگر مل نے کتنی رقم کسانوں کو ادا کرنا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جب اس شوگر مل کو موجودہ انتظامیہ نے خرید کیا تو اس ملز کے ذمہ کسانوں کی جو رقم تھی وہ دینے کا agreement ہوا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ انتظامیہ مل ہذا ان کسانوں کو رقم کی ادائیگی نہ کر رہی ہے؟

(ہ) اس وقت ڈی سی او سیالکوٹ کے پاس کتنی درخواستیں برائے ادائیگی رقم مل ہذا کی زیر التوا ہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس مل کی موجودہ انتظامیہ بھی اس کو فروخت کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہی ہے، جب کہ اس کے ذمہ اربوں کے واجبات کسانوں کے ہیں؟

(ز) کیا حکومت کسانوں کی بہتری کے لئے اس مل کو اپنی تحویل میں لینے اور اس کے اثاثہ جات کو فروخت کر کے کسانوں کی واجب الادا رقم ان کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2009 تاریخ ترسیل 26 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) پسرور شوگر مل سیالکوٹ 1998 سے امسال 10-2009 تک بند رہی ہے۔ ماسوائے درمیانی عرصہ 04-2003 جب کہ نئی مل انتظامیہ نے مل کو چلایا اور صرف 2164.935 میٹرک ٹن گنے کی خرید کی جس کی عدم ادائیگی کے حوالے سے حکومت کے پاس کوئی بھی کیس / درخواست دائر نہ کی گئی ہے۔

(ب) 2002 سے پہلے پسرور شوگر مل یونائیٹڈ شوگر مل کے نام سے کام کرتی رہی ہے۔ 2002 میں یہ مل نئی انتظامیہ GB پرائیویٹ لمیٹڈ نے خرید لی Agreement کی شق h(b) کے مطابق انتظامیہ نے گنے کی خرید کی مد میں 4 کروڑ 38 لاکھ 66 ہزار 514 روپے کی ادائیگی کا ذمہ لیا تھا۔ پسرور شوگر مل (موجودہ جی بی شوگر مل) پسرور نے بعد از خرید صرف ایک سال 04-2003 میں شوگر مل کو چلایا جس کے لئے انہوں نے 2164.935 میٹرک ٹن گنے کی خرید کی جس کی عدم ادائیگی کے حوالے سے حکومت کے پاس کوئی کیس / درخواست موجود نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ موجودہ انتظامیہ نے شوگر مل خریدتے وقت کسانوں کی واجب الادا رقم کی ادائیگی کا ذمہ لیا تھا۔

(د) یہ درست ہے کہ مل ہذا کی موجودہ انتظامیہ نے کسانوں کو گنے کی واجب الادا رقم کی ادائیگی نہ کی ہے۔ شوگر فیکٹری رولز 1950 کی شق (2)14 کے تحت ملز انتظامیہ خرید کردہ گنے کی ادائیگی 15 دن میں کرنے کی پابند ہے۔ گنے کی رقم عدم ادائیگی کی صورت میں ملز انتظامیہ 11% سالانہ کے حساب سے واجب الادا رقم پر interest دینے کی بھی پابند ہے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں شوگر فیکٹری کنٹرول

ایکٹ 1950 سیکشن 22 کے تحت کسانوں کی درخواست پر متعلقہ ملز کے خلاف قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔اس حوالے سے حکومت کے پاس اب تک صرف ایک درخواست آئی تھی، جس کا 2007 میں فیصلہ کیا جا چکا ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اس کے بعد حکومت کے پاس اس ضمن میں کوئی بھی درخواست دائر نہ ہوئی ہے۔

(ہ)ڈی سی او سیالکوٹ کے جواب کے مطابق اس وقت اس کے دفتر میں کوئی ایسی درخواست برائے عدم ادائیگی گنے کی قیمت التوا میں نہیں ہے۔

(و)مل ہذا کی فروخت کے حوالے سے حکومت کے پاس کوئی بھی اطلاع نہیں ہے۔حکومت کی اطلاع کے مطابق مل ہذا عرصہ سات سال سے بند پڑی ہے۔

(ز)شوگر ملز کے قوانین کے مطابق حکومت پنجاب کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔جس کی بنیاد پر وہ نادہندہ ملز کو فروخت کر کے کسانوں کی واجب الادا رقم کی ادائیگی کروانے کی پابند ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ و دیگر تفصیلات

***3594: میاں شفیع محمد:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یکم جنوری 2006 سے آج تک ضلع رحیم یار خان میں شوگر سیس فنڈ(Sugar Cess Fund)سے جو ترقیاتی کام کروائے گئے ان کے نام و تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کے نام کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب)ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل اور کتنے ابھی زیر تکمیل ہیں؟

(ج)یہ منصوبہ جات کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے منظور کئے گئے۔اس وقت اس ضلع میں کتنا شوگر سیس فنڈ کس بنک میں کس کے نام جمع ہے؟

(د)ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی و ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی کے ممبران کے نام بتائے جائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 20 جون 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) وضاحت کے سلسلہ میں تفصیل منسلکہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)سترہ عدد منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور تئیس عدد منصوبے زیر تکمیل ہیں۔

(ج) یہ منصوبہ جات پراونشل شوگر سیس کمیٹی کی اجازت سے منظور کئے گئے ہیں۔ جن کا فنڈ جناب ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کے پی ایل اے میں تینتیس کروڑ اکہتر لاکھ اٹھاسی ہزار روپے (33,71,88,000) موجود ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی و ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی دونوں ایک ہی کمیٹی کے نام ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ شوگر سیس ڈویلپمنٹ کمیٹی ہے۔ کمیٹی کے ممبران کی تفصیل منسلکہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

پنجاب حکومت کی کسانوں سے براہ راست گندم خریدنے کی تفصیلات

*3595: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے گزشتہ دو سال میں کل کتنی مقدار میں کسانوں سے براہ راست گندم خریدی ہے۔ ہر سال کی ٹوٹل مقدار الگ الگ بیان کریں؟

(ب) اس گندم کی خریداری کے لئے حکومت کی کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور یہ رقم کن ذرائع سے حاصل کی گئی۔ اگر بنک سے حاصل کی گئی تو کس بنک سے حاصل کی اور کیا شرح سود ادا کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حکومت پنجاب نے گزشتہ 3 سالوں میں درج ذیل گندم خرید کی۔

سال	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)
2007-08	2568947
2008-09	2557438
2009-10	5783553

(ب) حکومت پنجاب نے گزشتہ تین سالوں میں جن بینکوں سے مختلف شرح سود پر رقم بابت گندم خرید کرنے کے لئے حاصل کی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2009)

ضلع وہاڑی میں خریداری مراکز پر گندم کی حفاظت کے انتظامات و دیگر تفصیلات

*3603: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں خریداری مراکز پر گندم کی حفاظت کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) گندم کی حفاظت کے لئے جدید تحقیق کی روشنی میں سپرے کے کیا انتظامات کئے جاتے ہیں کیا محکمہ نے اس بارے میں ماہرین کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں اگر ہاں تو ان کے نام، عہدہ، تعلیم، مہارت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 9 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع وہاڑی میں گندم گوداموں اور کھلے آسمان تلے تھڑاجات پر ذخیرہ شدہ ہے۔ کھلے آسمان تلے پڑی گندم کی حفاظت کے لئے اسے ترپالوں سے ڈھانپا گیا ہے۔ گندم کو حشرات الارض سے بچاؤ کے لئے پولی تھین کے کیپ بنا کر زہر آلود دھونی کا عمل کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح گوداموں میں بھی یہی عمل کیا جا رہا ہے۔ مزید براں خریداری سٹاف کے علاوہ چوکیدار بھی تعینات ہیں۔ جو ہمہ وقت سنٹروں پر موجود رہتے ہیں تاکہ گندم کو ترپالوں سے ڈھانپ کر رکھیں اسے موسمی اثرات اور چوری وغیرہ سے بچائیں۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب نے سائنسی بنیادوں پر گندم کی حفاظت کے لئے حشرات الارض سے بچاؤ کے لئے ایک ماہر ہر ڈویژن میں (اسسٹنٹ کنٹرولر آف انسپیکشن) تعینات کیا ہوا ہے جس کی قابلیت / تعلیمی معیار M Sc. (Hons.) Entomology ہے جو گندم کی حفاظت سائنسی بنیادوں پر کرنے کے لئے لائحہ عمل مرتب کر کے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے مذکورہ بالا آفیسرز 1995 سے اس ڈیوٹی کو احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں 25 فیصد سٹوریج آفیسر کا کوٹہ براہ راست بھرتی کے لئے مختص ہے۔ جن کا تعلیمی معیار B.Sc ایگری کلچر کے مختلف شعبہ جات یعنی فوڈ ٹیکنالوجی / انٹومالوجی ہے۔ جو آفیسرز محکمہ میں گندم محفوظ رکھنے میں مہارت رکھتے ہیں ان کی تفصیل تجربہ اور تعلیمی قابلیت گوشوارے میں درج ہے۔ یہ افسران گندم کی حفاظت کے لئے دیگر تدابیر کے علاوہ زہر آلود دھونی کیڑوں سے بچاؤ کے لئے دینے کے ذمہ دار ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2009)</u>

<u>گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش و دیگر تفصیلات</u>

*3606: <u>سیدہ بشریٰ نواز گردیزی:</u> کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کے پاس گندم اور دیگر زرعی اجناس ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) پنجاب بھر میں کتنے نجی گودام محکمہ خوراک نے کرایہ پر حاصل کئے ہوئے ہیں اور گزشتہ دو سالوں میں ان گوداموں کا کتنا کرایہ ادا کیا گیا؟

(ج) سائلوز بنانے کا منصوبہ جو حکومت پنجاب نے شروع کیا تھا وہ کس مرحلہ پر ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) حکومت پنجاب کے پاس گندم و دیگر زرعی اجناس ذخیرہ کرنے کیلئے 21.70 لاکھ میٹرک ٹن کے معیاری گنجائش ذخیرہ کاری کے گودام ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے امسال 286 گودام جنکی ذخیرہ کاری 6 لاکھ میٹرک ٹن ہے گندم ذخیرہ کرنے کیلئے کرایہ پر لیے ہوئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، گذشتہ دو سالوں میں محکمہ خوراک نے پنجاب بھر میں 85 گودام کرایہ پر گندم ذخیرہ کرنے کیلئے لیے۔ ان گوداموں کا کرایہ 12712703 روپے ادا کیا گیا۔

(ج) حکومت پنجاب نے سائیلوز بنانے کا جو منصوبہ شروع کیا تھا اس کے تحت 30000 میٹرک ٹن کے سائیلوز اسلام آباد۔III میں تعمیر ہو چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 دسمبر 2009)

صوبہ میں گندم سٹور کرنے کی گنجائش و دیگر تفصیلات

*3619: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں گندم سٹور کرنے کی کل کتنی گنجائش ہے؟

(ب) موجودہ گندم سیزن میں حکومت پنجاب نے کتنی گندم خرید کرنے کا ٹارگٹ مقرر کر رکھا ہے؟

(ج) مورخہ 31 مئی 2009 تک کتنی گندم خرید کی گئی ہے؟

(د) کتنی گندم سٹور کیپسٹی سے زیادہ خرید کی گئی؟

(ہ) اس وقت کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) صوبہ پنجاب میں سرکاری گوداموں کی معیاری ذخیرہ کاری کی گنجائش 2.17 ملین ٹن کی ہے۔

(ب) موجودہ گندم سیزن یا سکیم 10۔2009 میں حکومت پنجاب نے گندم خریداری کا ابتدائی ہدف 30 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا تھا جو بڑھا کر 60 لاکھ ٹن کر دیا گیا۔

(ج) 31 مئی 2009ء تک 5724655 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(د) معیاری ذخیرہ کاری گنجائش سے زائد 3.664 ملین خرید کی گئی۔

(ہ)اس وقت 2829041 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں کی صورت میں ترپالوں سے ڈھانپ کر محفوظ کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2009)

گندم خریدنے کا ٹارگٹ ودیگر تفصیلات

*3620: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب کے پاس صوبہ میں گندم سٹوریج کی کل کیپسٹی 18 لاکھ میٹرک ٹن ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے امسال گندم خرید کرنے کا ٹارگٹ 60 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کر رکھا ہے؟

(ج) حکومت پنجاب سٹوریج کیپسٹی سے 42 لاکھ میٹرک ٹن زائد گندم خرید کر رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا موجودہ حکومت گندم کو سٹور و محفوظ کرنے کے لئے مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ کے پاس قابل استعمال معیاری ذخیرہ کاری گندم کی گنجائش 21.7 لاکھ میٹرک ٹن ہے۔ جس میں 1/4 حصہ تک اضافہ دھانکیں بڑھاکر کیا جا سکتا ہے۔

(ب) ابتدائی طور پر ہدف خرید گندم 30 لاکھ میٹرک ٹن تھا جو بڑھاکر 60 لاکھ میٹرک ٹن کر دیا گیا۔

(ج) حکومت نے معیاری ذخیرہ کاری گنجائش سے زائد 36.19 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کی ہے۔ گندم کا زائد خرید نادر اصل زمینداروں کو انکی پیداوار کا معقول معاوضہ دلانا دوئم آٹے کی شہری آبادی کی ضروریات کو پورا کرنا اور آٹے کی قیمت کو معقول سطح پر رکھنا ہوتا ہے۔

(د) حکومت مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کیلئے حکومت نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے جو اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو پیش کرے گی۔ دوئم P&D محکمہ موزوں گودام جو ہمارے حالات کے مطابق ہوں پر مطالعہ کروا رہا ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں نئے گوداموں کی تعمیر میں پیش رفت ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2009)

سال 2007، یوسف شوگر ملز شاہ پور ضلع سرگودھا کی طرف سے کسانوں کی ادائیگیوں کی تفصیلات

***3623:مسز شہزادی عمر زادی ٹوانہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) یوسف شوگر ملز شاہ پور ضلع سرگودھا نے 2007 سے آج تک سالانہ کتنا گنا خرید کیا ہے؟

(ب) آج تک کتنی رقم کسانوں کو ادا کی ہے۔ کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس شوگر مل نے کسانوں کو کروڑوں روپے کی رقم کی ادائیگی بسلسلہ خرید گنا کرنی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شوگر مل کے خلاف متعلقہ اتھارٹی کے پاس کافی درخواستیں برائے ادائیگی رقم پینڈنگ ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس مل کا کنٹرول سنبھال کر کسانوں کو ان کی رقم کی ادائیگی مع مارک اپ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یوسف شوگر ملز شاہ پور ضلع سرگودھا نے 2007 سے آج تک چار لاکھ بائیس ہزار دو سو چھبیس (4,22,226) میٹرک ٹن گنا خرید کیا ہے۔

(ب) 2007 سے آج تک کسانوں کو ستتر کروڑ چوراسی لاکھ انتیس ہزار نو سو ترانوے روپے (778429993) میں سے پچھتر کروڑ باسٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار تین سو بانوے روپے (756218392) بابت قیمت ادائیگی گنا ادا کر دیئے گئے ہیں اور دو کروڑ بائیس لاکھ گیارہ ہزار چھ سو ایک روپے (22211601) مل کے ذمہ باقی ہیں۔

(ج) کسانوں کے بقایا جات اور ادائیگی قیمت گنا کی تفصیل اوپر "ب" پر ملاحظہ فرمائیں۔

(د) کین کمشنر پنجاب کو موجودہ کرشنگ سیزن کے حوالے سے اب تک مل مذکورہ کے خلاف 24 درخواستیں بابت ادائیگی قیمت گنا موصول ہوئی تھیں۔ جن پر فوری طور پر قانون کے مطابق ایکشن لیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں مل مذکورہ کے خلاف انڈر سیکشن 403,406 P.P.C کے تحت FIR دائر ہو چکی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ سیشن جج متعلقہ کو استغاثہ دائر کرنے کی درخواست دی جا چکی ہے نقل منسلکہ "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب حکومت کسی بھی ملز کا کنٹرول سنبھالنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ کسی بھی ملز کو سرکاری تحویل میں لینا یا فروخت کرنا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

ضلع قصور میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3809: محترمہ شگفتہ شیخ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں اس وقت کتنی فلور ملز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) حکومت کی طرف سے ان ملوں کو ماہانہ کتنی گندم سپلائی کی جاتی ہے اور سال 2007 اور 2008 میں ان ملوں کو کتنا کوٹہ گندم دیا گیا؟

(ج) سستی روٹی سکیم کے تحت ان ملوں کو حکومت کی طرف سے کتنی سبسڈی دی گئی؟

(د) ضلع قصور میں اس سال سرکاری سطح پر گندم خرید کا کیا ٹارگٹ تھا اور کیا وہ ٹارگٹ پورا کیا گیا؟

(ہ) آٹے کی قلت کو ختم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(و) ضلع قصور میں کتنی شوگر ملیں ہیں اور کہاں کہاں اور ہر مل کی سالانہ کتنی پیداوار ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2009 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) نام فلور ملز و نام مالک

1۔ نیشنل فلور ملز قصور، حاجی دین محمد ولد حاجی اسلام دین، قصور

2۔ مستری فلور ملز قصور، محمد یونس بھٹی ولد میاں خیر دین بھٹی۔

3۔ بابا کمال چشتی فلور ملز قصور، نور الٰہی شاکر ولد اسلام دین قصور۔

4۔ اتفاق فلور ملز قصور۔ حافظ محمد یعقوب ولد حاجی محمد شریف قصور۔

5۔ فیروز خان فلور ملز قصور، فہیم فیروز خان ولد فیروز خان قصور۔

6۔ الفیاض فلور ملز پھول نگر، رانا محمد اقبال ولد رانا پھول محمد خان، رانا محمد اسحاق ولد رانا نثار خان، لمبے جاگیر، ضلع قصور۔

7۔ الوہاب فلور ملز پھولنگر، رانا سر فراز خان، رانا شکیل محمد خان، رانا تعیم ریاض خان، رانا حسن فیاض خان ، رانا حماد ممتاز خان، رانا اکبر امتیاز خان، لمبے جاگیر، پھولنگر۔

8۔ غزنوی فلور ملز، جمیر کلاں، محمد سلیم غزنوی ولد عبدالرحیم

9۔ یونائیٹڈ فلور ملز، پتوکی، میاں محمد اقبال ولد محمد حنیف

10۔ چوہدری فلور ملز، پتوکی، اصغر علی، لیاقت علی پسران چوہدری غلام محمد۔

11۔ حاجی بشیر فلور ملز پتوکی، میاں نشاط احمد ولد حاجی بشیر احمد۔

12 طارق نواز فلور ملز پھولنگر، محمد طاہر نواز، محمد عمران نواز پسران محمد نواز۔

13۔ کراچی فلور ملز حبیب آباد، شیخ ریاض، شیخ نیاز احمد۔

14۔ سپیشل فلور ملز حبیب آباد، محمد صدیق ولد محمد اسحاق۔

15 پھلر فلور ملز، مصطفےٰ آباد، چودھری محمد عالمگیر ولد چوہدری سکندر علی پھلر۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے فلو ملوں کو گندم کا اجراء دستیاب گندم، شہری آبادی کی ضروریات اور فلور ملوں کی پسائی کی گنجائش کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ ہر سال گندم کا اجراء کرنے سے پہلے اجراء پالیسی ذخائر کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کی روشنی میں بنائی جاتی ہے۔ گندم کا اجراء ماہانہ نہیں بلکہ روزانہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ گندم کا اجراء ہر ہفتہ کے چھ دنوں میں کیا جاتا ہے۔ سال 2007 میں گندم کا کوٹہ ضلع قصور کا 280.000 میٹرک ٹن اور 2008 میں 437.100 میٹرک ٹن روزانہ کی بنیاد پر مقرر کیا گیا۔ ماہانہ کوٹہ بالترتیب 2007 اور 2008 میں 7280.000 اور 11367.000 میٹرک ٹن بنتا ہے۔ 2007 اور 2008 میں جتنی گندم فلور ملوں کو ضلع بھر میں جاری کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مقدار (میٹرک ٹن)
2007	43990.000
2008	72794.000

(ج) ضلع قصور میں فلور ملوں کو سستی روٹی سکیم کے تحت 30 جون 2009 تک 40736610 روپے کی سبسڈی ادا کی جا چکی ہے۔

(د) ضلع قصور میں گندم کا ابتدائی ہدف 50000.000 میٹرک ٹن مقرر کیا گیا تھا جو بعد میں بڑھا کر 155000.000 میٹرک ٹن کر دیا گیا اس ہدف کے عوض ضلع قصور میں 154449.000 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(ہ) ضلع قصور میں آٹے کی قلت نہ ہے۔ آٹا وافر مقدار میں مارکیٹ میں دستیاب ہے آٹے کی قیمت بڑھنے کی صورت / دستیابی کم ہونے کی صورت میں حکومت گندم کا اجراء سرکاری گوداموں سے فلور ملوں کو شروع کر دیتی ہے تاکہ مارکیٹ میں آٹے کی دستیابی ارزاں نرخوں پر ہمہ وقت جاری رہے اور عوام کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(و) ضلع قصور میں تین شوگر ملز ہیں۔ سالانہ پیداوار کے حوالے سے عرض ہے کہ ہر مل کی سالانہ پیداوار گنا کی فصل پر اور پھر گنے کے مہیا ہونے پر منحصر ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں میں مذکورہ ملز کی پیداوار حسب ذیل ہے۔

نام شوگر ملز	پیداوار چینی (08۔2007)	پیدوار چینی (09۔2008)

پتوکی شوگر مل،پتوکی ضلع قصور	68385 میٹرک ٹن	55255 میٹرک ٹن
برادر شوگر مل،چونیاں ضلع قصور	75364 میٹرک ٹن	36277 میٹرک ٹن
مکہ شوگر مل،چک نمبر 65 قصور	68385 میٹرک ٹن	55255 میٹرک ٹن

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2010)

فیصل آباد میں قائم محکمہ کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3851: خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں، کس کس جگہ واقع ہیں اور ان میں سٹور کرنے کی کتنی کتنی گنجائش ہے؟

(ب) اس وقت کتنی گندم سٹورز میں محفوظ ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی کمی ہے اور کھلے آسمان تلے پڑی گندم ہر وقت خراب ہونے کا خدشہ رہتا ہے؟

(د) اگر جزو "ج" کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئے گودام تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 6 اگست 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع فیصل آباد میں 117 گودام اور 16 سائیلوز ہیں جن کی معیاری ذخیرہ کاری گندم کی گنجائش 184500 میٹرک ٹن ہے۔ان گوداموں کی جگہ اور مقدار معیاری ذخیرہ کاری کی تفصیل گوشوارہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد میں دوران سال 10۔2009 گندم خرید و ذخیرہ کاری کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

11169.400M.ton	Open
208975.963M.ton	Govt. Go downs

Private Go downs	20605.050M.ton
Total	240750.413M.ton

(ج) یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس گوداموں کی کمی ہے تاہم فیصل آباد میں صورت حال درست نہ ہے۔ ضلع فیصل آباد میں موجودہ سال خرید کردہ گندم کو اگر شامل نہ کیا جائے تو گندم کی خرید گزشتہ کئی سالوں سے 59297تا69134 میٹرک ٹن رہی۔ جبکہ فیصل آباد میں معیاری ذخیرہ کاری گندم کے گودام 184500 میٹرک ٹن کے ہیں۔ جن کی ذخیرہ کاری گنجائش میں

1/4 حصہ اضافہ مزید دھانکیں بڑھاکر کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ فل وقت فیصل آباد کی گندم کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

کھلے آسمان تلے ذخیرہ کردہ گندم کی حفاظت کے لئے ہر ممکنہ انتظامات کئے ہوئے ہیں جس کا مختصر ذکر درج ذیل ہے۔

1۔ خرید کردہ گندم کو تھڑاجات پر سٹور کیا جاتا ہے۔ جہاں بارش کے پانی کی نکاسی کا معقول انتظام ہو۔ سیلاب اور زیریں جگھوں میں گندم ہرگز ذخیرہ نہیں کی جاتی۔

2۔ گنجیوں میں سٹور کردہ گندم کو ترپالوں سے ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔

3۔ گنجیوں میں سٹور کردہ گندم کو کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے پولیتھین کیپ کے نیچے زہر آلود دھونی بھی کی جاتی ہے۔ تاکہ گندم ہر قسم کے موسمی اثرات سے محفوظ رہے۔

(د) حکومت پنجاب ضلع فیصل آباد میں مزید گودام تعمیر کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اکتوبر 2009)

گندم ذخیرہ کرنے کے لئے سٹیل سائلوز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3899: چوہدری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں 8 کروڑ روپے سے تعمیر کردہ سٹیل کا جدید گودام پرائیویٹ سیکٹر کو کرایہ پر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹیل سائلوز میں گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش 30 ہزار ٹن تھی، لیکن گزشتہ تین سال سے اس میں گندم ذخیرہ نہیں کی جارہی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد اور لاہور میں بھی سٹیل سائلوز کی تعمیر کا کام روک دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹیل کے سائلوز میں کرپشن کا چانس نہیں ہوتا اور ان میں رکھی جانے والی گندم کی مقدار میں ہیرا پھیری نہیں کی جا سکتی جس کے باعث محکمہ کے ملازمین نے ان کو منصوبہ کے تحت ناکام بنایا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے گودام نہ ملنے کے باعث بڑی مقدار میں گندم سرکاری سکولوں میں سٹاک کی گئی ہے جب کہ مون سون شروع ہونے کی وجہ سے اس کے خراب ہونے کا خطرہ ہے؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہر ضلع میں سٹیل کے جدید سائلوز تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پی آر سینٹر اسلام آباد۔III سٹیل سائلوز تعمیر کئے ہیں ان سائلوز کی تعمیر 08۔2007 میں مکمل ہوئی۔ ان کا کرایہ پر دینے کا کوئی فیصلہ نہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ حکومت کے پاس پہلے ہی گندم ذخیرہ کرنے کیلئے گوداموں کی کمی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ان سائلوز میں گندم کی ذخیرہ کاری گنجائش 30 ہزار میٹرک ٹن ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ یہ سائلوز ذخیرہ کاری کے لیے استعمال میں نہیں لائے جا سکے۔ کیونکہ تعمیر کے بعد فرم نے سائلوز محکمہ کے حوالے کرنا تھے۔ حوالگی کے دوران ان سائلوز میں کچھ نقائص پائے گئے۔ فرم کو نقائص دور کرنے کے لئے بار بار کہا گیا لیکن نقائص ابھی تک مکمل طور پر دور نہیں ہوئے ہیں۔ اس بنا پر فرم کو 12500000 روپے کی ادائیگی ابھی تک نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ فیصل آباد اور لاہور میں حکومت کی طرف سے کوئی سکیم برائے تعمیر سٹیل سائلوز منظور شدہ نہ ہے لہذا ان شہروں میں تعمیر روکنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ (کھلی) گندم کی مقدار کا تعین کرنا مشکل ہوتا ہے جبکہ بوریوں میں ذخیرہ کردہ گندم کی مقدار کا تعین گنتی کر کے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی درست نہ ہے کہ محکمہ کے ملازمین اس منصوبے کو ناکام بنا رہے ہیں۔ حقیقت میں سٹیل سائلوز جو اسلام آباد میں تعمیر کئے گئے ہیں ان میں فنی نقائص کی بناء پر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ گوداموں کی تعمیر Consultancy سروسز کے بعد ہی کی جائے گی کہ کونسے گودام ہمارے موسمی تغیرات کے تحت محفوظ ذخیرہ کاری کے لئے موزوں ہیں مزید اس بات کا خیال بھی رکھا جائے گا کہ یہ گودام کم لاگت سے تیار ہوں اور ان میں گندم کو Handle

کرنے کا عمل تیز رفتار ہو۔اس بنا پر P&D محکمہ موزوں گوداموں کا مطالعہ کروا رہا ہے Consultant کی سفارشات کی روشنی میں نئے گودام تعمیر کئے جائیں گے۔

(ہ) یہ درست ہے۔ محکمہ خوراک کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گودام کم ہیں۔اس لئے پرائیویٹ گودام 6 لاکھ میٹرک ٹن گنجائش کے کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں اس کے باوجود تقریباً 28 لاکھ میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے ذخیرہ شدہ ہے۔اللہ کے فضل وکرم سے آسمان تلے گندم تھڑاجات پر ذخیرہ کی گئی ہے۔ جس کو ترپالوں سے ڈھانپا ہوا ہے۔اس گندم کو موسمی اثرات اور حشرات الارض سے محفوظ کرنے کے تمام انتظامات کئے گئے ہیں لہذا گندم کے خراب ہونے کا بفضل خدا کوئی امکان نہ ہے۔

(و) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے ایک اعلیٰ سطحی ذیلی کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ جو گوداموں کی تعمیر کے متعلق علاقہ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر سفارشات مرتب کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 ستمبر 2009)

ضلع وہاڑی میں فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4197: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنی فلور ملز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کا گندم کا کوٹہ کتنا ہے- تفصیل مل وائز بتائیں؟

(ج) سال 2007، 2008 اور 2009 کے دوران ان فلور ملز کو حکومت کی طرف سے کتنی گندم فراہم کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کون کون سی مل کے خلاف کس کس بنا پر قانونی اور محکمانہ کارروائی کی گئی؟

(ہ) اس ضلع میں مزید کتنی فلور ملز لگانے کی ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 2 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف) ضلع میں فلور ملیں جہاں جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل گوشوارہ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) ان ملوں کا کوٹہ ہر سال دستیاب ذخائر اور ضلع کی شہری آبادی کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے-ان ملوں کی 24 گھنٹے پسائی کی گنجائش ملوں کے حساب سے گوشوارہ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج)ان فلوز ملز کو گزشتہ دو سالوں بالشمول موجودہ سال یعنی 2009 میں جو گندم ملوں کو فراہم کی گئی ان کی تفصیل گوشوارہ "سی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گزشتہ تین سالوں میں جن ملوں کے خلاف کارروائی کی گئی ان کی تفصیل منسلکہ گوشوارہ "ڈی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)حکومت پنجاب گندم کی مصنوعات کی فراہمی شہری آبادی حد تک کرتی ہے اس وقت ضلع وہاڑی کی شہری آبادی 421452 نفوس پر مشتمل ہے۔جس کی روزانہ گندم کی ضرورت 143.18 میٹرک ٹن ہے جب کہ ضلع میں واقع فلور ملوں کی پسائی کی گنجائش ضرورت سے کہیں زیادہ ہے۔لہذا ضلع میں مزید فلور ملوں کی ضرورت نہ ہے۔تاہم محکمہ خوراک کی طرف سے مزید فلور ملز لگانے پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

سال 09-2008، ضلع وہاڑی میں گندم خرید کی تفصیلات

*4198: سردار خالد سلیم بھٹی: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)ضلع وہاڑی میں سال 2008 اور 2009 میں کتنی گندم خرید کی گئی؟

(ب) اس ضلع میں کس کس جگہ مرکز خرید گندم بنائے گئے تھے؟

(ج)اس ضلع میں ان سالوں کے دوران کتنی رقم برائے خرید گندم فراہم کی گئی؟

(د)ان سالوں کے دوران اس ضلع میں کتنا باردانہ کسانوں کو فراہم کیا گیا؟

(ہ)ان سالوں کے دوران کتنا باردانہ خورد برد کر لیا گیا اور کتنی رقم خورد برد ہوئی،اس کی تفصیل اور اس کے ذمہ داران کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 2 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2009)

جواب

وزیر خوراک

(الف)ضلع وہاڑی میں سال 2008 اور 2009 میں بالترتیب 91038 اور 222861 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی۔

(ب)ان سالوں میں مرکز خرید گندم،پی آر وہاڑی، بنی شیل وہاڑی،اڈا غلام حسین، پپلی، میاں پکھی، کچی پکھی، WB/65،EB/481، ماچھیاں والا، پل 48، مصطفیٰ آباد اور لڈن میں بنائے گئے تھے۔

(ج)سال 2008 اور 2009 بالترتیب 1441012224.50 روپے اور 5311994916.5 روپے خرید گندم کے لئے فراہم کی گئی۔

(د)ان سالوں میں مندرجہ ذیل باردانہ (100 کلو گرام فی بوری) فراہم کیا گیا۔

سال	جیوٹ بیگ	پی پی تھیلا	کل باردانہ
2008	611683	298699	910382
2009	1361238	866473	2228611

(ہ)ان سالوں میں باردانہ خورد برد نہ ہوا ہے اور نہ ہی کوئی رقم خورد برد کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22اکتوبر2009)

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　　　**مقصود احمد ملک**

9فروری2010　　　　　　　　　　　　　　　　　　سیکرٹری